نمبر ۲

لوح مرح خدائے اکرم ہے
کیوں نہ سمجھے ہر ایک اسکو عزیز

کشف الاخبار کاشف الاسرار

عشرت افزا ہے دافع غم ہے
کشف الاخبار جام عالم ہے

Nao Bombay Kushful Akhbar

جلد ۲۰ مورخہ ۲۶ شعبان ۱۳۰۲ ہجری مطابق ۸ ماہ اکتوبر ۱۸۸۴ء روز شنبہ باہتمام گرین منشی محمد امان علی خنوی مہتمم نمبر ۲

کشف الاخبار بمبئی اس ہفتے سے بارش موقوف ہے اطراف میں حال زراعت بہت اچھا ہے عنایت الٰہی سے پیدایش اناج کی بہت خاطر خواہ ہے مگر بمبئی کے بنیوں کی وہی چڑہ ہے بازار گاہ ہی گرانی بیچنا مشہور ہے نہیں معلوم کونسا یہ دستور ہے کہ اناج اور ترکاری وغیرہ کی کسی قدر بھی زیادہ پیدایش ہوتی ہے لیکن بمبئی کے بقالان دشمن خلایق کا بھاو وہی سابق دستور ہے دس میں کسی طرح کی ارزانی کبھی نہیں ہوتی ہے خدا جانے بمبئی کی گورنمنٹ اعظم اور اہلکاران سرکار نرخ اناج کی طرف کسواسطے توجہ نہیں فرماتے ہیں اسی سبب سے بیچارے غریب غربا الیسا سمجھتے اور کہتے ہیں کہ سرکار نے بنیا بنیوں سے نہیں معلوم کسی طرح کا بندوبست کرلیا ہے کہ اس سبب سے جیسا وہ چاہتے ہیں بیچتے ہیں اور سچ ہے کہ ایسا حال حکومت سرکاری کے کسی ملک اور شہر میں نہیں ہے کہ ہمیشہ جنس اناج کا بھاو ایک قسم پر قایم رہے اور سبب اوسکا کوئی سرکاری اہلکار ہرگز نہ پوچھے بنیا

تعجب کی بات ہے **پارسی صاحب اور چوری** پارسی اخبار کے صاحب اپنے ذات بھائیوں کو بڑی تعریف کے ساتھ اخباروں میں لکھا کرتے ہیں کہ پارسی زرتشتی لوگ بڑے اشراف اور ایماندار ہیں اور یہ کبھی نہیں لکھتے ہیں کہ اون اشرافوں میں بڑے بڑے چور بے ایمان اور اون کے موبد دغا باز مذہب اسلئے فریب کار و دغا شعار نہایت بدکار ہیں چنانچہ تاریخ ۲۰ ستمبر کو اندرون قلعہ کے محکمہ پولیس میں مسٹر سی لی کو پر صاحب مجسٹریٹ کے سامنے ایک پارسی چور گرفتار ہوکر واسطے روبکاری کے آیا تھا جسنے میسرسی بنک کی

کمپنی کی دکان مین طمع کا ایک سونہ دس روپیہ کا قیمت کا چرایا تھا اخبار کوقت
قصور ثابت ہونیت صاحب موصوف نے چہہ مہینا قید اور سخت مزدوری
کی سزا دی اشرافت اور ایمانداری خوب ظاہر ہو گئی

پارسی کے موبد صاحب کی چوری اور دغابازی

تاریخ ۱۴ اکتوبر کو
راقم راست گفتار اپنی صداقت نگاری سے ظاہر کرتے ہین اور عنوان خبر کا
اپنی عقل مندی سے زبان گجراتی مین ایسا لکھتے ہین کہ (ایا عیب کو نیچ
یعنے اس مین عیب کسکو ــــ تاریخ ۱۰ اکتوبر کو پارسی صاحبون کا ایک
مذہبی رہنما رستم جی جمشید جی نام کے موبد صاحب چوری اور دغابازی کی
علت مین گرفتار ہوکر مسٹر ڈوسابھائی فرامجی مجسٹریٹ کے سامنے روبکاری کو
آیا تھا مکنی نام کی ہندو عورت فریادی نے اپنے اظہار مین ظاہر کیا کہ یہ پارسی
کا موبد ریتا ایماندار میرے شوہر کے پاس دس برس سے نوکر تھا اور کھانا بھی
ہماری یہان کھاتا تھا دو مہینا گذرا کہ ایک دن یہہ موبد میرے پاس آیا اور کہا
کہ تمہارے شوہر نے دو سو روپیہ کا زیور مانگا ہے تب مینے اوسکو اپنے
گھر کا پرانا نوکر نمک حلال اور موبد ایماندار جان کر سونیکی چوری اور ہنسلی
اور چند انگوٹھی نکال کر حوالے کی اوسکو لیکر یہہ بھاگ گیا الحال گرفتار ہونے سے
گذشتہ پنجشنبہ کے دن پولس نے موبد صاحب کے گھر کی تلاشی لی تو وہ سب مال
موبد چور ایماندار کے گھر مین دست یاب ہوا اوسوقت موبد صاحب چور
اشراف اور مذہبی رہنما کی طرف سے اوسکے بچانے اور عیب چھپانیکو جانگیر جی
مہربان جی وکیل قوم پارسی روبکاری کو آیا تھا اوسنے مجسٹریٹ صاحب سے
چھوڑ دینے کی عرض کی تب ایک ضامن ہزار روپیہ کا اور دو ضامن پانسو
روپیہ کا لیکر صاحب موصوف نے روبکاری کیواسطے قید سے رہائی دی
اور تاریخ ۱۲ اکتوبر کو تحقیقات مقدمہ کی مقرر کی اوسوقت جو معلوم ہوگا
مرقوم ہوگا اب دیکھئے کہ اشراف پارسیون کے یہہ مذہبی پیشوا موبد صاحب نے
کیا اچھی ایمانداری ظاہر کی ہے

معجزات تازہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب علیہ السلام جو اس

گذشتہ ماہ رجب ۱۲۹۱ مین شہر بصرہ کے علی بمقام نام کے مقام اطہر مین ہزارون آدمیونکے سامنے ظہور پایا ہے

تحریر دلپذیر جو نہایت متبرک اور راحت افزا تقریر
ہے تاریخ ۱۰ شہر شعبان ۱۲۹۱ ہجری مطابق بیسوین سپتمبر ۱۸۷۴ء کو صاحب
اخبار گوہر بار منبع القلوب جو اقلم فرماتے ہین کہ بالفعل میل سرکاری کی اگبوٹ
شہر بصرہ سے بندر کراچی مین آئی اوسکے ساتھ آقا میرزا محمد علی صاحب
پوسٹ ماسٹر بصرہ کا خط مرقومہ تاریخ ۱۹ شہر رجب ۱۲۹۱ ہجری جسمین
حضرت امام دو جہان امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب علیہ السلام
کے چند معجزات تازہ کا حال لکھا ہے واسطے درج کرنے اخبار کے ہمارے پاس
آیا ہے میرزا صاحب موصوف لکھتے ہین کہ شہر بصرہ کے پاس حضرت امیر علیہ السلام
کی قدمگاہ کا ایک متبرک مقام ہے علی مقام جسکا نام ہے وہان ہزارون اور
لاکھون زوار ہر ملک و دیار سے ہمیشہ واسطے زیارت کے آتے ہین نذر اور
قربانی اور مجلسین تعزیہ داری کی نہایت اعتقاد کے ساتھ کرتے ہین اور اکثر
مرتبہ حضرت امیر علیہ السلام کے معجزے ظاہر ہوا کرتے ہین چنانچہ امسال ماہ
رجب ۱۲۹۱ کی تاریخ ۸ سے ۱۰ تک بہت سی ایک معجزے تازہ ظہور پذیر ہوئے مین
میرزا صاحب راقم خط تحریر کرتے ہین یہہ سب معجزے بالکل صحیح اور درست ہین
بعضے وقت مین خود وہان حاضر تھا بچشم خود دیکھا ہے اور بعضے اوقات بسبب
نوکری سرکار اور کثرت کار دربار کے حاضر نہو سکا لیکن بہت معتبر اور معزز
سوداگرون کی زبانی جو اوسوقت موجود تھے سنکر اور تصدیق کرکے ظاہر کرتا
کرتا ہون جو کوئی اون کی صداقت مین شک لاوے مسلمان نہین ہے شہر بصرہ
مین صالح نام کا ایک سپاہی ہشت جمعت لشکر سلطانی متعینہ بصرہ جو لشکر سلطانی مین نوکر
بہت مدت دراز سے فالج کی بیماری مین مبتلا تھا شفا خانہ سلطانی شہر بصرہ
مین علاج کرتا تھا لیکن کچھ فائدہ حاصل نہوا تب وہ شخص لاچار ہوکر بروز
وقت نماز ظہر کے اپنے مکان سے گرتا پڑتا گھسکتا ہوا علی مقام مین آنحضرت
کیا اور حضرت ع کے قدمگاہ کے دروازہ پر بیٹھکر اپنی تندرستی کیواسطے گریہ و زاری

وزاری کرکے دعا مانگنے لگا تاریخ ۔۔ رجب کو اوسی حالت غم اور گریہ مین
اوسکو نیند آنے سے سو گیا اوسی حالت خواب مین دیکھا کہ ایک بزرگوار
لباس سفید زیب جسم پاک وعمامہ سبز سر مبارک پر رکھے ہوئے اور نیزہ در دست
چہرہ نورانی چمکتا ہوا پیشانی پر زخم کی نشانی دروازہ مقام موصوف کے
باہر درخت ہے اوسکے نیچے کھڑے ہیں اور بہت آدمی گروہ در گروہ ہر طرف
سے آکر حاضر خدمت ہیں اول اونکے قدم مبارک پر بوسہ دیتے ہیں اور بعد
اندرون مسجد قدم گاہ مین داخل ہوتے ہین اوسوقت حضرت نے میری طرف
متوجہ ہوکر فرمایا کہ اوٹھ نماز پڑھ اور شہر بصرہ مین جاکر سب آدمیون کو خبر کر
کہ ہم یہان آئے ہین تم کو چاہیے کہ واسطے ادای نماز اور زیارت کے آؤ اس
وقت میری آنکھ کھل گئی اوسی حالت سے اپنے گھر گیا اور اوس خواب سے
نہایت حیرت مین تھا رات کے وقت پھر اونہین بزرگوار کو شب دوم اول کے
خواب مین دیکھا اور مجھ سے فرمایا کہ تو نے میرے حکم پر کسواسطے عمل نہین کیا اور
کسلئے مسلمانون کو میرے آنے کی خبر نہین کی جا اسیوقت شہر کے
سب محلون مین ظاہر کر کہ سب لوگ حاضر ہون صالح مذکور کہتے ہین کہ اوسوقت
مین نے عرض کیا کہ مین ڈرتا ہون کوئی شخص میرے کہنے کا اعتبار نکرے گا حضرت کا
اسم مبارک کیا ہے تب ارشاد کیا کہ میرا نام علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہے
تجکو اب کیا کام ہے اوٹھ اور جاکر خبر دے تب تو مین نے فی الفور حضرت کے قدم
مبارک کا بوسہ دیا اور آنکھ میری کھل گئی دیکھا کہ میرا تمام جسم اچھا ہے درد کا
نام تک نہین ہے بالکل تندرست ہون تب تو علی الصباح نماز کے اول مین نے
اور تمام شہر بصرہ مین حضرت کے حکم کے موافق خبر دیا پھرا اور مجکو تندرست دیکھ کر
سب کو تعجب ہوا صداقت ثابت ہوئی ـــــ راقم خط لکھنے
والا میرزا محمد علی صاحب تحریر فرماتے ہین کہ صالح مذکور کی تندرستی دیکھ کر اوسکی
خبر دینے کے موافق شہر بصرہ کے رہنے والے عورت اور مرد چھوٹے اور بڑے سن
رسیدہ ہزارون آدمی گروہ در گروہ نہایت اشتیاق سے مقام علی مین
واسطے زیارت کے حاضر ہوئے اور مین بھی معہ اپنے خاندان اور تمام عیال واطفال کے

مقام مطہر مین آکر زیارت کی دیکھا کہ ہزارون خلائق جمع ہین اور آہ و گریہ
وزاری نوحہ اور بیقراری دعا والتجا تسبیح وتہلیل کا شور مچا ہے اوسکے
دوسرے دن تاریخ پانچوین رجب کو ظہر کے وقت ایک شخص حبشی اوسی جاو
حال کے نزدیک جو کہ مقام ممدوح ظاہر ہوا تھا ظہر کے دروازہ پر پہنچا آیا اور ہزارون
آدمی وہان جمع تھے اون کو دیکھ کر اوسنے صالح جاوش سے حال پوچھا اوسنے
تمام کیفیت اپنی ظاہر کی اوسکو سنکر حبشی مذکور نے کہا کہ تو دروغ کہتا ہے
علی کو بارہ سو برس سے زیادہ گذرے کہ وہ شہید ہوئے تیرے خواب مین کیونکر
آئے اور چند کلمات نالایق اور دوسرے بھی زبان پر لایا بمجرد کہنے اوس کلام کے
کہ وہ حبشی نافرجام زبان پر لایا ہزارون آدمیون خاص وعام کے سامنے زمین سے
گیارہ فوٹ بلند اور گنبد مبارک سے چند فوٹ نیچے ہوا مین معلق لٹک
گیا آنکھین اوس بدکار کی بند اور گردن تیڑھی جسطرح کسی کو دار پر چڑھاتے
ہین ویسی حال برابر ہو گیا یہ حال دیکھنے سے ہر طرف ایک شور محشر
اور غوغای قیامت کا برپا ہو گیا دو کلاک تک وہ حبشی بدکار ہزارہا آدمیون
مجمع کے روبرو ہوا پر معلق رہا حضرت سلطان روم کی افواج نظام کے سپاہ
اور سرداران خود توکلان بھی جو یہ حال اور ازدحام کا بندوبست کرنے کو
آئے تھے موجود تھے اور سب لوگ سر برہنہ ہوکر التجا اور زاری کرتے تھے
خوف اور عبرت سے عجب طرحکا شور مچا تھا اتنے مین ایک شخص بزرگوار پیر
ضعیف آغا سید علی صاحب اہل ہیلا آئے اور عمامہ سبز اپنا سر سے اوتار کر
زبان عربی مین فریاد و بکا کرنے لگے کہ **یا جدا یا جدا دخیل دخیل**
ادرکنی ادرکنی کہکر پناہ مانگی اوسوقت وہ حبشی زمین پر گر پڑا لشکر
رومی کے سرداروں سکو وہان سے اوٹھا کر حاکم بصرہ کے روبرو لے گئے
سب حال اور بیہودہ مقال اوسکا ظاہر کیا یہ کیفیت سنکر حاکم مذکور نے
ایک دستہ سپاہ نظام سرکار سلطانی واسطے اہتمام اور انتظام اوس مقام
اطہر کے مقرر کیا تھا کہ اوس جگہ اقدس مین ازدحام عظیم کے باعث کوئی شخص
کسی پر جبر اور تکلیف رسانی نکرنے پاوے اور ایسے ہجوم عام مین

کوئی لڑکا یا عورت دب کر ہلاک نہ ہونے پاوے اور وہ حبشی تمام دن
اوس مقام طیب کے دروازہ کے سامنے خاک پر لوٹا کیا آخر کو شام کے وقت
مر گیا مرزا صاحب موصوف لکھتے ہین کہ تاریخ ۷ رجب کو مین خود واسطے زیارت
اوس مقام مطہر کے گیا تھا چند عورتون کو دیکھا کہ دستور عرب کے موافق
برقع اور نقاب مین ڈالے ہوئے قدم گاہ مبارک کو بوسہ دینے اور زیارت کرنیکو
آئی تھین اون مین سے ایک عورت ضریح اقدس کے کٹہرہ کے پاس گئی
دفعتہ قریب بیس فوٹ بلند ہو کر آدمیون کے سر اوپر سے مثل پرند کے
اوڑ کر چالیس فوٹ دور دروازہ کے باہر جا کر گری اور اوسکے تمام
کپڑون مین سر سے پاؤن تک خود بخود آگ لگ گئی یہ حال دیکھنے سے
ایک غلغلۂ عظیم اور شور ماتم و دعا کا بلند ہوا آدمیون کے ہجوم اور
شور سے قیامت کا ہنگامہ مچ گیا اوس وقت ملا محمد صاحب متولی و ملا
حسین صاحب کلید بردار آئے اور ہر چند اوس آگ کو بجھانا چاہا مگر
نبجھ سکا مین نے بچشم خود دیکھا کہ اوس عورت کا تمام جسم آبلہ ہو گیا تھا
کہ عورت مذکورہ ناپاک تھی آخر کو اوسکے وارث گھر مین اوٹھا لے گئے
ابتک زندہ ہے یا مر گئی —— تاریخ ۱۰ رجب کو اوسی زیارت کے
ہجوم مین ملا محمد نام کے خادم مقام نے ضریح اقدس کے دروازہ پر ایک
شخص کو حق زیارت کے پیسے لینے کیواسطے دھکا دیا اوس شخص نے کہا کہ میرے
پاس پیسہ نہین ہے نہایت اعتقاد اور دلی اشتیاق سے زیارت
کرنیکو آیا ہون اور تو مجھکو شیر خدا کے دروازہ پر اذیت دیتا ہے
اور ذلیل کرتا ہے تب تو اوس مجاور بے خوف نے اور زیادہ اصرار کیا
یہ زبردستی دیکھ کر اوس شخص عاشق زیارت نے باواز بلند فریاد کر کے
کہا کہ یا علی علیہ السلام مجھکو آپ کے دروازہ پر ذلیل کرتے ہین یہ اوسکا
کہنا تھا کہ اوسی وقت فی الفور اوس مجاور کے دستار مین آگ لگ
گئی مگر وہین سید عالی خاندان جلیل القدر سید علی صاحب اوس وقت
وہان حاضر تھے اونہون نے فریاد و گریہ کر کے نہایت عاجزی سے دعا

مانگی کہ وہ آگ بجھائی —— تاریخ ۸ رجب کو مقام قصبۂ محمود اور
دو حصے دیہاتون اور گرد نواح کی بستیون سے بہت آدمی
زوار سنی اور شیعہ دونون مذہب کے اہل اسلام [illegible] کشتیون پر
سوار ہو کر داخل بصرہ ہوئے اور ہزارون آدمی گروہ در گروہ واسطے زیارت
مقام مقدس مین حاضر آئے اون مین سے ایک عورت نے بغیر وضو کے
ضریح اقدس کا کٹہرہ ہاتھ سے پکڑ لیا ایسی بے ادبی سے ہاتھ اوسکا
خشک ہو گیا اب وہ تا حال دروازہ اقدس پر بیٹھی ہوئی توبہ
اور استغفار کر رہی ہے —— تاریخ ۹ رجب کو ایک چاوش محکمہ
سلطانی کا نوکر جو واسطے وصول کرنے محصول اسباب تجارتی کے مقرر
ہے واسطے زیارت مقام مقدس علی مقام قدم گاہ اطہر کے آیا تھا
چند گونہ کھجورون کی دیکھ کے جو خاص خوراک زوارون کا مال تھا اوسکا
محصول مانگنے لگا انہون نے کہا کہ ان ایک تھیلون مین جس مین زوار
معہ اطفال شریک ہین بچون کے فقط کھانے کے واسطے ہمراہ لائے ہین کچھ مال تجارت
کا فروخت کرنیکو نہین ہے مگر چاوش مذکور نے اون کا اعتبار ہرگز نکیا
اور زبردستی سے محصول مانگنے لگا یہ دیکھ کر وہ سب زوار شور مچانے
لگے اور ضریح اطہر کے دروازہ کی طرف فریاد کر کے کہا کہ یا علی علیہ السلام
سب آپ کے قدم گاہ مقدس کی زیارت کو حاضر ہوئے ہین اور ہم پر
اسطرح کا ظلم ہوتا ہے مجرد دیکھنے اسبات کے دفعتہ وہ چاوش زمین سے
قریب چالیس فوٹ ہوا مین اوپر بلند ہو کر پھر زمین پر گر کر بیہوش ہو گیا
اوسکے ہوش آنے سے فورا دروازہ روضہ اقدس پر سر رکھکر توبہ و استغفار
کرنے لگا اور کئی ایک بکریان لا کر قربانی کی اور فقیرون کو تقسیم کیا
—— تاریخ ۱۰ رجب کو ایک عورت حرم حاجی محمود بن عبد الواحد
تاجر مشہور شہر بصرہ کہ بہت بزرگ و نامور شخص مذہب سنت جماعت
ہے چند عورتون خادمہ کے ساتھ کشتی پر سوار ہو کر واسطے زیارت
مقام طاہرہ کے آئی جب کہ نزدیک روضہ مقدسہ کے پہنچی اوسکی

اور بہت سے وضو کرنے کے لئے اوس میں کیل رہیں جو ابر مگار بہت قیمتی اوسکی ایک مستحق کی دنیا میں گر پڑتی ہر چند ملاحان کشتی نے کہ ماہر غوطہ خوری کی لازم تھے نہایت تلاش کیا مگر دستیاب نہ ہوئی کیونکہ نہر میں پانی زیادہ تھا آخر کو عورت مذکورہ لاچار و مایوس ہو کر حرم مقدس میں داخل ہوئی اور کشف روضہ مطہرہ کے پاس کمر ثقہ ہو کر کہا کہ یا جناب امیر المومنین علی علیہ السلام میں آپ کی زیارت کو آئی نقصان پایا جلدی میری فریاد کو پہنچو خدا کی قدرت سے میری کیل مجکو دلادو اگر وہ کیل مجکو ملے گی تو بیس روپیہ نذر کر کے مساکین کو تقسیم کرونگی اسطرح سے فریاد کر کے کہتی اور روتی تھی کہ ناگاہ قدرت الہی سے وہی کیل کشف روضہ کی جالی کی سوراخ سے اوپر کر ہزاروں آدمی کے سامنے گر پڑی اور سبھوں نے دیکھکر شور مچایا گریہ و زاری کی صدا بلند ہوئی عورت مذکورہ نے حاجی محمود بن عبدالواحد کے پاس اپنے گھر جاکر یہ حال ظاہر کیا حاجی موصوف نے بیس روپیہ دیا اور عورت سے کہا کہ یہ روپیہ اور وہ کیل دونوں کو لیجاکر حضرت میں نذر دے کہ تو مقبول ہوئی ہے اور تمام آدمی اوس عورت کے پاوں سے اور دست بوسی کرتے تھے باقی تاریخ ۲۰ تک کا حال پرچہ آئندہ میں معلوم ہوگا یہ خبر معجزات شہر بصرہ کی ہر شیعہ بہت معزز اور بزرگوار اور ہوئی لوگوں اور ہزاروں اوس وقت دیکھکر ظاہر کی اور بصرہ کے پوسٹ ماسٹر سرکاری بھی چشم خود دیکھ کر صاحب اخبار مفرح القلوب کراچی کے پاس مع سند کے ساتھ لکھ بھیجی ہے اور لکھا ہے کہ جو کوئی اس میں شک لاویگا مسلمان نہیں کافر ہوگا

ترجمہ مفرح القلوب **سلانیک** المحبوب

میں لکھا ہے کہ جناب وحید الفنیہ محمد حامت افندی کا بڑا ان شہر سلانیک کا ایک خط ہمارے پاس آیا اوسمیں لکھتے ہیں کہ تاریخ ۱۱ جولائی کو مکتب رشیدیہ واقع شہر سلانیک کے طالب علموں کا امتحان ہوا اوس وقت حضرت مفتی علی سلیمان افندی رئیس عالم متبحر و محقق کامل امتحان لینے کے واسطے تشریف لائے تھے اور سرکاری اہلکار اور ارباب مجلس اور بہت سے امرا و روسا و عالم فاضل جمع ہوئے تھے جبکا امتحان شروع ہوا تو سب سے پہلے عبد الحمید افندی طالب علم سامنے لایا گیا اور اوس سے مختلف علوم و فنون میں سوالات کئے گئے اوسنے جواب نہایت عمدہ و معقول دئے اور علم حساب کے مشکل سوالات کو اوسنے نہایت سنجیدگی سے حل کئے چنانچہ ابیات مندرجہ ذیل علم حساب میں جو اوسکو واسطے لکھنے جواب کے دئے گئے تھے یہ ہیں

وهبت صبيا نصف ما قد ملكته   جميعا و ثاني ثلث ربع الذي بقي
و ثلثا و ثمنا كاملين كليهما   و سبعة اقسام صفت للمصدق
فقل لي كم الموهوب و راي حل   صفا بعده تحت لكنا المدقق

اوس طالب علم نے ان ابیات کو حل کر کے جواب ایسا عمدہ لکھا کہ اہل مجلس دیکھ کر دنگ ہو گئے اوسکے بعد دوسرا طالب علم حسین بیک حاضر کیا گیا اور اوسنے بھی جتنے مسایل اوس سے پوچھے گئے اونکے جوابات فصاحت و بلاغت کے ساتھ دیا اور ان دو شعروں کا جواب بھی اوسنے عمدہ دیا تھا

شعر

فذاب جمانی فوادی ببدنی   و فوادی ذاب جمانی البدن
فاقطعوا اجلی وان شئتم صلوا   کل شی منکم عندی حسن

اوسکے بعد تیسرا طالب علم یحیی افندی آیا اور اوسنے علوم تواریخ و جغرافیہ اور ہیئت و ہندسہ و مساحت کرہ میں وہ وہ تقریر کی کہ تمام لوگ سنکر بہت خوش ہوئے پھر چوتھا شخص ادریس افندی آیا اور وہ زبان ترکی بہت اچھی جانتا تھا اور اسی طرح سب طلبہ نے امتحان اچھا دیا اور تمام اہل مجلس نے اونکی اور اوستاد مکتب کی تعریف کی اور جلسہ برخاست ہوا اور اون چاروں طالب علموں کو ولایت سلانیک کا ایک نقشہ مطابق اصول ہندسہ و قواعد جغرافیہ کے تیار کرنیکا حکم ہوا تو انہوں نے وہ نقشہ تیار کر دیا اور سب علما نے پسند کیا اسکے ذکر کے بعد کارسپانڈنٹ صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ استاد مکتب کی تنخواہ بہت تھوڑی ہے موافق اونکی اعلی درجہ کی فضیلت و قابلیت کے ہونا چاہئے فقط ——— اس خبر فرحت اثر کو پڑھ کر ناظرین

اخبار معلوم کرینگے کہ سلطنت اسلامیہ حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہم
تابع نے ممالک مین اسوقت ترقی علم و ہنر کی بفضل الہی بہت خوب ہے
اور علم عربی کے مدرسے و مکتب اعلی درجہ کے جاری ہین اور تعلیم علوم مختلفہ
کی کیسی عمدہ و یکجائی ہے اور ہندسہ اور ہیئت و حساب و تاریخ و جغرافیہ
و حکمت وغیرہ علوم وہان کس طرح کثرت سے پڑھائے جاتے ہین ہندوستان مین
ایسا کوئی مدرسہ نہین کہ جسمین عربی زبان کے طالب علم ان علوم مین مہارت
کامل رکھتے ہون اور اب جو مدرسۃ العلوم للمسلمین کی تدبیر ہو رہی ہے شاید
اوسمین یہ بات حاصل ہو تو تعجب نہین یہان کے لوگ کہتے ہین کہ مسلمانون مین
علم حکمت و فلاسفہ کا رواج یا کوئی عالم نہین ہے اور ہے تو وہی یونانی توتا
ہوتا فلسفہ کا جاننے والا ہے اس خبر کو دیکھ کر وہ لوگ غور کرین کہ ہمارا
ملک مین ایسا نہین ہے مگر اور ملکون مین خدا کے فضل سے مسلمان قوم مین
کامل و عالی مرتبہ کے عالم و طالب علم موجود ہین خصوص سلطنت روم مین
آج کل سب طرح کے علوم یوروپ کی تعلیم ترقی پر ہے فقط

شام وہان کے حاکم کے طرف سے کچھ شکایت باب عالی مین گذرنے سے حضرت
عزتلو رشدی بک امیرالای وہان بھیجے گئے اور عزتلو مصطفی بک کی
تبدیلی کی گئی اور یہ بھی سنا ہے کہ اونکو دربار عالی مین طلب کیا گیا ہے اور
اون سے اونکے عہدہ کے متعلق کچھ دریافت کیا جانا منظور ہے ۞

اسکندریہ اخبارات اسکندریہ سے معلوم ہوا کہ وہان کے حکم
اعلی حضرت سعادتلو عمر لطفی پاشا کی جگہ حضرت سعادتلو مصطفی فہمی پاشا
مقرر ہوئے ہین اور عمر لطفی پاشا مفتش عموم اقلیم قبلی کے مقرر ہوئے

پانسو عورتین نوفی بازار کی رہنے والی سکان پر متصرف اور افسر ٹیلیگراف
کے حملہ آور ہوئین اور دروازہ اور احاطہ کا جنگلہ توڑ ڈالا اور یہ بات باعث
زیادتی اور آزادی اون عورتون کے ظہور مین آئی

جدہ اخبار لیفانت ہرلڈ مین لکھا ہے کہ مقام جدہ سے خبر آئی کہ بیماری ہیضہ وبا
کی اوسطرف تمام شہرون و آبادیون مین پھیل گئی ہے اور جانور اور آدمی
ہلاک ہوتے ہین اسلئے حکم جہاز کو خبر دی گئی ہے کہ سب جہاز اچھی طرح سے حفاظت
اور تدبیر وبا کے روکنے اور دفع ہونیکی کرا لیا ہو کہ دوسری طرف بھی
یہ بلا پھیل جاوے ——— اس خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ اندنون جدہ مین
وبا کا زور ہے اسلئے بمبئی و عدن و مصر وغیرہ ملکون سے حاجی لوگون کو
جانیکے واسطے چند روز تک ممانعت کی گئی ہے اور صرف اسی باعث سے
حاجیون کے روانگی مین توقف ہوا ہے

دمشق شہر دمشق
واقع ملک شام کے ایک اخبار سے معلوم ہوا کہ الحال چند ضرب توپ
مینتر قسم کی اور چند ضرب توپ کاتلن قسم کی اور چند ضرب کروپ قسم کی
بحکم سلطان روم وہان بھیجی گئی ہین اور باقی توپین اور بھی روانہ ہونیوالی ہین
اونکے لیجانیکو گھوڑے منگائے گئے ہین کل ایک سو تیس ۱۳۰ ضرب توپ شام کے
متعلق تعینات کی گئین ہین اور وہان کی قدیم توپین جو بیکار ہین اوٹھا
لیجائینگے اور یہ بھی خبر ہے کہ آج کل شہر دمشق مین تپ کا زور ہے اور
۱۴ آدمی اس بیماری سے مرگئے جو کہ دمشق و بیروت کے سوداگر تھے اور
جبل قلمون کے رہنے والون پر جن غارتگرون نے حملہ کیا تھا اب اونکا فیصلہ
و تدارک ہوگیا ہے اور وہان کے تین گانون مین سے ۲۰۰۰ بکریان اور
۱۵ اونٹ و ۳۰ گدہے اور وغیرہ اسباب تلف ہوگیا تھا فقط

استنبول گذشتہ پرچہ جات مین خبر تہنیت ایک تولد صبیہ
رضیہ محل سلطانی مین درج ہوئی تھی اب معلوم ہوا اور یہ ہوا کہ نام
اوس دختر نیک اختر کا فاطمہ سلطان رکھا گیا ہے خدا تعالی عمر
فرماوے فقط

اسکندریہ حضرت عصمتلو دولتلو والدہ
جناب خدیو المعظم والی مصر روز دوشنبہ کو روم سے روانہ ہوکر بخیر و عافیت
تمام جمعہ کو بروز پنجشنبہ داخل قلعہ اسکندریہ ہوئین کل مدت اونکے سفر کی
روم سے اسکندریہ تک جہاز مین ۷۵ گھنٹہ تھی اور جس وقت داخل
ہوئے اسکندریہ کے بندرگاہ کے جہازون اور قلعہ پر سے توپون کی سلامی
ہوئی اور رات کو تمام شہر مین روشنی ہوئی اوسیوقت خبر ... پہونچی

کی بذریعہ تاربرقی روم کو دی گئی اب وہان سے عسکر روانہ ہووینگے فقط

بادریس خبر سنا کہ اخندی نام کے مشہور صراف ساکن کرم نے دارشل بزرن کا مکان ۰۰۰ ۳۳ ۴ لیرہ قیمت کو خرید کیا ہے

اخبار جدید ایک اخبار بنام مدینۃ الاخبار نیا جاری ہونیوالا ہے اور اخبار بشاری موقوف کردیا گیا اور مالک اوسکا قید کیا گیا اس علت میں کہ اوسنے چند مضامین برخلاف سلطنت کے جسمین کچھ برائی اور صورت فتنہ خلافت عثمانی کے متعلق پیدا ہونیکا اندیشہ تھا چھاپا تھا اور یہ کچھ تذکرہ فتح قسطنطنیہ کے وقت کا لکھا تھا

خواہر امیر کاشغر ہفتہ گذشتہ مین خواہر محمد امیر کاشغر استنبول سے رخصت ہو کر کاشغر کو روانہ ہوئین اور بروقت روانگی کے حضرت سلطان روم کے طرف سے معمولی خاطر تواضع عمل مین آئی اور سونیکا ایک سکہ جسکے ایک طرف سلطان عبدالعزیز خان اور دوسری طرف ضرب فی کاشغر کندہ تھا خواہر امیر کاشغر نے سکوک کرا کر تقسیم کیے

ارض روم وہان کی خبر سے مدرک ہوا کہ ایک شخص قوم روس متعلق پولس روس نواح کے نے چند قزاق اور عاز کمرون کو ساتھ لیکر چلند رکے طرف گیا اور وہان کی زمین کا محصول وصول کرنے لگا جب کہ یہ خبر ارض روم کے حاکمون کو پہنچی تو انہونے اوسکو وہان سے نکال دیا اور محصول وصول کرنے سے باز رکھا فقط

بہ نستعین

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُولِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ سب کا فۂ اہل اسلام پر ظاہر ہووے کہ عبدالمجید کی سکہ روپیے جو سیٹھ حاجی ہاشم سیٹھا صاحب کے پاس امانت رکھے تھے وہ سب روپیے حاجی نبی بخش و حکیم باقر نے قبضہ مین لیکر ان روپیون کو جناب مولانا مولوی نظام الدین صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ کے تحویل کیا اور واسطے انتظام امور مسلمانون کے جناب مولانا مولوی صاحب موصوف کو مقرر کرکے تمام کاروبار قبضہ اختیار مین انکے دئے اور دانستہ وجو کچھ صرف وقت ان مین حسبۃً للہ فی اللہ کیا جائیگا وہ اون کے اختیار مین رہیگا کیا جائیگا وہ جیسا چاہین اس امور کا انتظام قرار دین ہم سب اہل اسلام کو قبول و منظور ہے پس جو صاحبان دو رنزدیک کو حسبۃً للہ فی اللہ خیرات کے واسطے واسطے مدرسہ خرچ و اخراجات نو مسلمون کو دینا منظور ہووے جناب مولانا مولوی موصوف کے نام پر روانہ فرماوین اور جہتم عالم پریس کے نام پر نہ بھیجین کسواسطے کہ خادم مسلمانان لقب انہین جناب مولانا کا بمبئی مین مشہور ہے خدا اونکی ذات ستودہ صفات کو سب سب مسلمانان دیندار کے سر پر سلامت رکھے آمین یارب العالمین

تاریخ ماہ شعبان ۲۶ ماہ شعبان ۱۲۹۱

کابل

پشاور مین یہ افواہ ہے کہ انگریزی جنگیں جلال آباد کیطرف کوچ کرنے والے ہین اور وہین پہونچکر چھاونی قایم کرینگے جسکے لئے اسباب میکزین مہیا ہورہا ہے ——— سنا گیا ہے کابل مین تپ کی شدت ہے پشاوری سوداگر جو بخارا مین جاسوس ہونیکے شک مین گرفتار ہوا تھا اور پھر عدم ثبوت کے سبب رہا کردیا گیا تھا اوسنے حاکم استرخان سے جسنے اوسے گرفتار کیا تھا ہرجانہ کا دعوی کیا چنانچہ بعد بہت سی مشکل کے اوسے دیا گیا روسی لوگ ترکستان مین سپاہ اور سامان جنگ کے جمع کرنے مین مصروف ہین جس سے گمان ہوتا ہے کہ عنقریب کوئی جنگ ہونیوالی ہے معلوم نہین اصل مدعا روسیونکا سپاہ تیار کرنے سے کیا ہے تحقیق سنا گیا ہے کہ روسیون نے لوگند امیر بخارا کے ماتحت کردیا

حضور ویسرای کی علالت

سنا ہے ویسرائے ہند عارضہ تپ مین مبتلا ہے اثنا مین اونکے دشمنون کو لاحق ہوا تھا مگر خفیف ہے

ایک عیسوی انجنیر کا دین اسلام قبول کرنا اور پارسیونکی فتنہ انگیزی

معلوم نہین پارسیونکے دل مین مسلمانون کی طرف سے کیا بغض ہے کہ جاننی

ہوسکتا ہے ہاتھ سے زبان سے قلم سے مسلمانوں کو تکلیف دینا چاہتے ہیں اور نئے نئے فساد کر لیتے ہیں مگر آفرین صد آفرین اہل اسلام کی عاقبت اندیشی پر کہ وہ بالکل خاموش رہتے اور اونکی کسی بات کا جواب نہیں دیتے ——— ناندگاؤں نام ایک مشہور بستی ہے جو بمبئی سے کم و بیش سو میل کے فاصلہ پر ہے ۱۸ تاریخ کو اس بستی کے پارسیوں نے اہل اسلام کے ساتھ ایک اور فتنہ انگیزی کی مگر اہل اسلام نے ایسی دانائی کی کہ فساد نہ ہونے پایا اسکی کیفیت یہہ ہے کہ تاریخ مذکور کو ایک صاحب انجینیر مسٹر طامس جانسن نام حقیقت دین اسلام دریافت کرکے مسلمان ہوگئے اور شیخ عبد الرحمن نام رکھا اسی روز صاحب موصوف نے اہل اسلام کو اپنے مکان پر بلا کر دعوت کی اور مجمع عام میں کلمہ شہادت پڑھکے اسلام قبول کیا یہہ خبر انکے دوست آشنا یورپین صاحبوں نے سنی تو آن کر اونکو سمجھایا کہ تم عیسوی کو کی طرف رجوع کرو شیخ عبد الرحمن نے کہا میں ہرگز سچے دین کو چھوڑ کر دین باطل کی طرف رغبت نکرونگا غرض وہ لوگ اپنے اپنے مکان کو واپس چلے گئے پارسی لوگوں نے جو ریل پر مزدوری کرتے ہیں اون یوروپین صاحبوں سے کہا کہ رات کو مسلمان لوگ شیخ عبد الرحمن کو دولہا بنا کر گشت کرائینگے تب اونکو خوب مارو ہم تمہارے ساتھ ہیں یہہ لوگ بھی اس تجویز پر خوش ہوگئے اور پارسیوں کے دم میں آگئے شب کو مسلمان شیخ عبد الرحمن کو مسجد میں لیگئے ان کو پارسیوں اور یوروپین لوگوں کا ارادہ پہلی ہی معلوم ہوچکا تھا انہوں نے مسجد کے دروازہ پر آدمی کھڑے کر دیے تا کہ کوئی پارسی یا انگریز نہ آنے پاوے پارسی بھی انگریزوں کو ہمراہ لیکر مسجد کی طرف متوجہ ہوئے دروازہ کا انتظام دیکھ کر احاطہ مسجد کی دیوار پھاند کر مسجد میں داخل ہوئے شیخ عبد الرحمن کو اوس وقت پوشاک پہنا رہے تھے پارسیوں نے طرح طرح سے تمسخر کرنا شروع کیا لیکن اہل اسلام نے شنیدہ ناشنیدہ سمجھکر انکی طرف بالکل التفات نہ کیا اور اپنے کام میں مصروف رہے شیخ عبد الرحمن پوشاک زیب تن کرکے گھوڑے پر سوار کیا اور رات کے دس بجے باجہ ساتھ مسجد سے نکلے مسلمانوں کی کثرت دیکھ کر اور بھی پارسی یورپین سونٹے وغیرہ لئے ہوئے آن پونہچے اور مجمع اہل اسلام کے ساتھ طرح طرح کی فتنہ انگیز باتیں کرتے ہوئے ساتھ ہو لیے جب دیکھا کہ مسلمان کسی صورت فساد بڑھنے نہیں دیتے اور ہر ایک بات کی برداشت کرتے ہیں تو مفسدوں کارسپانڈنٹ صاحب کے خط میں یہ لکھا ہے کہ لوچہا تو شیخ عبد الرحمن پر کی تو بھی اہل اسلام خاموش رہے اور مقام مقصود پر امن امان سے پہنچ گئے اور پارسی یورپین واپس چلے گئے اور اہل اسلام نے صلح و دوستی سے فساد نہ ہونے دیا ——— غرض یہہ ہے کہ مسلمانوں کی بردباری اور پارسیوں کی چھیڑ چھاڑ اب حد سے گذر گئی ہے پہلے بھی کئی ایک ایسے ہی موقع پیش آچکے ہیں اور پارسی لوگ اگر آپ کچھ کر نہیں سکتے تو دوسری قوم کو اپنے ساتھ شریک کر لیتے ہیں ——— ہم سوال کرتے ہیں کہ مفسد لوگ یہاں تک فساد کریں کہ مسجد کی دیوار پھاند کر اندر آویں اور کسیکی عبادت خانہ میں دخیل ہو کر شرارت انگیز حرکات کریں اور پولس بالکل خبردار نہ ہو کیا پولیس خواب میں تھا کہ اوسکو خبر نہ ہوئی یا دانستہ چشم پوشی کی اور پارسیوں کی حمایت کی اگر یہی حال ہے تو وائے بر حال اہل اسلام پنجابی اخبار

طوفان

۲۲ تاریخ کو جزیرہ ہانگ کانگ اور مکاؤ میں ایک سخت طوفان آیا کہ آٹھ دخانی جہاز غرق ہو کر ایک دوسرے سے ٹکرا کر برباد ہو اور کئی جہاز نکما ہوگئے انکا مال و اسباب ضایع ہوا اور کئی جانیں تلف ہوئیں

مکان مہتمم کشف الاخبار بمبئی منشی محمد امان علی لکھنوی کا گوگاری محلہ کے نلکے پر